پلڈاٹ

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف

لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ

اینڈ ٹرانسپیرینسی

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ماں اور بچے کے حفاظتی ٹیکہ جات کی اہمیت:۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تباہی کا جائزہ:

پاکستان میں 22 جولائی 2010ء سے شروع ہونے والا شدید مون سون کا سلسلہ خیبر پختونخواہ پنجاب، بلوچستان، گلگت بلتستان، آزاد جموں کشمیر اور سندھ کے علاقوں میں تباہ کن سیلاب کا سبب بنا۔ یہ سیلاب شدید تباہی کا سبب بنے ہیں جس کی وجہ سے سینکڑوں گاؤں بہہ گئے۔ سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد 1500 سے تجاوز کر چکی ہے، کم ازکم بارہ لاکھ گھر تباہ ہوئے ہیں اور تقریباً ایک کروڑ بہتر لاکھ سے زائد افراد اس سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ سیلاب کی وجہ سے بنیادی ڈھانچہ کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا ہے، کئی سڑکیں پانی میں ڈوب گئی ہیں، بیسوں پل بہہ گئے ہیں، کئی ہسپتال اور ایک اندازے کے مطابق 7173 سکول شدید متاثر ہوئے ہیں۔ اس تباہی کی معاشی قیمت بہت زیادہ ہے، ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی سیلاب کی زد میں آئی ہے، کم ازکم 32 لاکھ ایکڑ کھڑی فصلیں تباہ ہوئی ہیں اور کم ازکم دو لاکھ مویشی سیلاب کی نظر ہوئے ہیں، مقامی اور بین الاقوامی کارکنوں کے مطابق سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں بیماریوں کے بہت تیزی سے پھیلنے کا شدید خطرہ ہے کیونکہ مرنے والے جانوروں، مویشیوں اور انسانی فضلہ سے پینے کا پانی گدلا ہو چکا ہے۔ عالمی ادارہ خوراک کے مطابق سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں خوراک کی رسائی ایک سنجیدہ مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والی انسانی فلاح کی مختلف ایجنسیوں نے مشترکہ طور پر اس خطرہ کا اندازہ لگایا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے اموات کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوسکتا ہے جو کہ پانی سے پیدا ہونیوالی بیماریوں اور دست کی بیماری سے پیدا ہونیوالی پیچیدگیوں کی صورت میں ہوگا۔ خیبر پختونخواہ اور گلگت بلتستان کے کچھ حصوں میں پل مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے ان علاقوں میں لوگوں کا رابطہ منقطع ہو گیا ہے اور متاثرہ افراد تک اشیاء اور خوراک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہیلی کاپٹر ہیں۔ ملک کا تقریباً 50% حصہ سیلاب سے متاثر ہوا ہے جس کی وجہ سے فصلوں کو وسیع پیمانے پر نقصان ہوا ہے۔ کچھ علاقوں میں 80% تک پالتو جانوروں کو نقصان ہوا ہے۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں صحت کا بحران:۔

پاکستانی اور اقوام متحدہ کے اہلکاروں کی رائے ہے کہ ملکی تاریخ کے سب سے بڑے سیلاب کے متاثرین میں پانی سے پیدا ہونے والی مہلک اور مختلف وبائی امراض بڑھ رہی ہیں۔ وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی نے بروز منگل، مورخہ 24 اگست 2010ء کو صحت کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے بلائی جانیوالی میٹنگ میں بتایا کہ:

"سیلاب نے 200 سے زائد صحت کی سہولیات کو نقصان پہنچایا ہے ملک میں کل ایک لاکھ لیڈی ہیلتھ ورکرز میں سے 35000 کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ہے۔ ڈاکٹرز، نرسیں، لیڈی ہیلتھ وزیٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف بھی سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اپنا گھر چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ پانچ لاکھ سے زائد حاملہ خواتین اس وقت خطرے میں ہیں کیونکہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے مضر صحت ماحول اور خوراک کی کمی کی وجہ سے سانس اور جلد کی وبائی امراض تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ سیلاب سے پیدا ہونیوالی تباہی کا حجم نہ صرف دیوہیکل بلکی کثیر جہتی ہے"

18 اگست 2010ء تک سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں تقریباً 5,15,696 دست کی بیماری، 7,08,677 جلدی امراض اور 5,31,660 سانس کے انفکشن کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ 29 جولائی تک سیلاب سے متاثرہ صوبوں میں 38 لاکھ سے زائد مریضوں کو ڈاکٹری مشورے دیے گئے ہیں۔ کھڑے پانی اور

مرنیوالے جانوروں کی باقیات کی وجہ سے سیلاب سے بچ جانیوالے تقریباً دوکروڑ افراد کوصحت سے متعلق خطرات لاحق ہیں۔اقوام متحدہ نے وارننگ جاری کی ہے کہ حکومتی اور دیگر انسانی بہبود کے اداروں کی طرف سے لگائے گئے ریلیف کیمپوں میں مضرصحت ماحول کی وجہ سے 35 لاکھ سے زائد بچوں کو ہیضہ اور ملیریا ہونے کا خدشہ ہے۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ماں اور بچے کے حفاظتی ٹیکہ جات کی اہمیت:۔

حاملہ خواتین اور بچوں کو خسرہ، پولیو، ہیپاٹائٹس اور پانی سے پیدا ہونیوالی دیگر امراض کے خلاف حفاظتی ٹیکے لگانے کے لئے ایمرجنسی مہم کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے محکمہ صحت کے اہلکاروں کو یہ خدشہ ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اگلے 6 مہینوں میں پیدا ہونے والے 85,000 سے زائد نومولود بچے خوراک کی رسد کی کمی کی وجہ سے مناسب خوراک نہیں لے پائیں گے۔

وزارت صحت نے اپنے شریک اداروں، یونیسف اور عالمی ادارہ صحت، کے تعاون سے ماؤں اور بچوں کو ویکسین سے قابو پائی جانے والی بیماریوں خاص طور پر خسرہ اور وٹامن اے سپلیمنٹ کے حفاظتی ٹیکہ جات کے لئے فوراً ایک ایمرجنسی رسپانس شروع کیا۔ دیہاتی علاقوں میں بنیادی مراکز صحت کی تباہی نے اس چیلنج سے نمٹنا انتہائی مشکل بنا دیا تھا تاہم موبائل مراکز بنائے گئے اور ہیلتھ ورکرز کو ہدایات دی گئی کہ وہ خواتین کو خاص طور پر وٹامن کی گولیاں مہیا کریں اور بچوں کو پولیو کی ویکسین پلائیں۔

متاثرہ اضلاع کی باقی ماندہ آبادی کی ضروریات پورا کرنے کے لئے پانی اترنے / تھم جانے کے بعد خسرہ اور پولیو کے حفاظتی ٹیکہ جات کے لئے ایک نئی مہم جلد شروع کی جائے گی۔ سیلاب سے متاثرہ 77 اضلاع میں پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو او پی وی (OPV) کے حفاظتی ٹیکے لگائے جائیں گے اور 6 سے 9 ماہ کے بچوں کو خسرہ کی ویکسین دی جائے گی اس کے علاوہ 2 سال تک حقدار اور غیر حاضر بچوں کو بھی ویکسین پلائی جائے گی۔ تمام حاملہ خواتین کو ٹی ٹی (TT) ویکسین پلائی جائے گی۔ ستمبر کے اختتام تک سیلاب سے شدید متاثرہ 40 اضلاع میں ویکسن پلانے کی تیاریاں جاری ہیں اور باقی 37 اضلاع میں نومبر کے اختتام تک ویکسین پہنچائی جائے گی۔ باقی ماندہ تمام اضلاع اور قصبوں میں مارچ 2011ء تک صرف خسرہ کی ویکسین پہنچائی جائے گی۔

سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ماں اور بچے کے حفاظتی ٹیکہ جات کے فروغ میں اراکین پارلیمنٹ کا کردار:۔

عوام کے منتخب نمائندہ ہونے کے طور پر اراکین پارلیمنٹ سیلاب سے متاثرہ افراد کی مندرجہ ذیل طریقوں سے مدد کر سکتے ہیں۔

- ☆ حفاظتی ٹیکوں کی مہم میں فعال حصہ لینے کے لئے اپنے ووٹروں کو منظم کریں۔
- ☆ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں کے ساتھ مل کر نگرانی کے ان پہلوؤں کو ترتیب دیں جن سے عورتوں اور بچوں کو ویکسین پلانے کے اہداف پورے ہوں۔
- ☆ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ای۔ پی۔ آئی (EPI) کے اثرات اور فروغ کی نگہبانی کریں اور کسی بھی قسم کے خدشات سے مقامی انتظامیہ یا اسمبلی کو آگاہ کریں۔
- ☆ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں حفاظتی ٹیکوں کی مہم کی اہمیت کی تشہیر کے لئے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا سے رابطہ رکھیں۔
- ☆ اپنے ووٹروں اور بالخصوص سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں اپنی نجی گفتگو عوامی، خطاب اور پریس کانفرنس میں بیماریوں کے مہلک اثرات کو اجاگر کریں۔
- ☆ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سیاسی اثر ورسوخ ای۔ پی۔ آئی (EPI) کی روزانہ کی سرگرمیوں اور خاص طور پر فیلڈ میں موجود ٹیموں کی سرگرمیوں کو متاثر نہ کرے۔
- ☆ ویکسین پلائے جانیوالے بچوں کو حفاظتی ٹیکہ جات کے کارڈ جاری کرنے کیلئے نادرا سے مل کر کام کریں۔

☆ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مقامی انتظامیہ کی جانب سے ہونیوالی کوتاہی، سستی اور حفاظتی ٹیکہ جات، پروگرام کے غیر موثر ہونے کو اجاگر کریں اور اس کی بہتری کا مطالبہ کریں۔

☆ متعلقہ پارلیمنٹ میں موجود قائمہ کمیٹیاں برائے صحت کی توجہ ان مسائل کی طرف مبذول کرائیں اور کمیٹی کو آمادہ کریں کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں میں حفاظتی ٹیکہ جات مہم کی نگہبانی میں سرگرم کردار ادا کریں۔

سیلاب زدہ علاقوں میں ماں اور بچے کے حفاظتی ٹیکہ جات مہم کے فروغ میں سول سوسائٹی کا کردار:۔

☆ سول سوسائٹی نمائندوں کو اراکین پارلیمنٹ اور میڈیا کے ساتھ ربط رکھنا چاہیے۔

☆ سول سوسائٹی نمائندوں کو سیلاب سے متاثرہ افراد کی سہولت کے لئے اراکین پارلیمنٹ اور میڈیا سے ربط رکھنا چاہیے تاکہ متاثرین حفاظتی ٹیکہ جات مہم میں حصہ لیں۔

☆ حفاظتی ٹیکہ جات مہم کے بارے میں موجود منفی اور گمراہ کن رجحان کو ختم کرنے کے لئے ان کو میڈیا اور اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔

☆ ان کو چاہیے کہ وہ ویکسین پلانے والی ٹیموں سے چھوٹ جانے والے علاقوں کی نشاندہی کریں۔

☆ ان کو چاہیے کہ وہ مہم کے دوران خامیوں کی نشاندہی کریں، مثال کے طور پر حفاظتی ٹیکہ جات کے کیمپ میں حفظانِ صحت کی صورت حال، ویکسین کی کوالٹی، گھروں کے مکینوں کا رسپانس اور تمام سیلاب زدہ علاقوں میں ویکسین پلانے والی ٹیموں کی رسائی کا مجموعی تناسب۔

☆ ان کو چاہیے کہ سیلاب زدہ علاقوں کی مدد کے لئے امداد دینے والے اداروں اور این جی اوز کو متحرک کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

سیلاب زدہ علاقوں میں ماں اور بیٹے کے حفاظتی ٹیکہ جات مہم کے فروغ میں میڈیا کا کردار:۔

☆ ہنگامی سیلابی صورتحال میں میڈیا جو اہم ترین اعانت کرسکتا ہے وہ صحت اور صفائی کے پیغامات اور بالخصوص حفاظتی ٹیکہ جات کی اہمیت کی مفت نشرواشاعت ہے۔

☆ میڈیا کو چاہیے کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں میں حفاظتی ٹیکہ جات مہم کے دوران سامنے آنے والے مسائل کو قابل بھروسہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے اجاگر کرے۔

☆ سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی مدد کے لئے ملکی اور بین الاقوامی تنظیموں کو متحرک کرنے کے لئے اراکین پارلیمنٹ اور سول سوسائٹی کے ساتھ مل کر کام کریں۔

☆ انھیں چاہیے کہ وہ کسی بھی مخصوص دوائی کی ضرورت کے مطابق فوراً تشہیر کریں تاکہ رسد اور طلب میں توازن قائم رکھا جاسکے۔

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

7، 9th ایونیو، F-8/1، اسلام آباد، پاکستان
فون: 345-123-111 (51-92+)   فیکس: 3078 226 (51-92+)
ویب سائٹ: www.pildat.org